کچھ بے معنی عذر؟

قلم :۔ حافظ محمد ایوب صابر
مسعود آباد، فیصل آباد۔

اسلام ایک مکمل دین ہے اب اس میں نہ تو کوئی چیز کم کی جا سکتی ہے اور نہ زیادہ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس دین اسلام کو امت محمدیہ کے لئے بالکل مکمل کر دیا ہے اور اب اس میں جو بھی اضافہ یا کمی کرے گا وہ بدعتی کہلائے گا۔ دین اسلام میں عورت کو معاشرے میں بہت بڑا مقام حاصل ہے۔ عورت کی حیثیت ایک ماں کی ہے، ایک بہن کی ہے، ایک بیوی کی ہے، لیکن جو عورتیں خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتی ہیں ان کو شیطان نے اس فریب میں مبتلا کر رکھا ہے کہ ابھی تو ان کا بچپن ہے عالم شباب شروع ہی نہیں ہوا۔ جو عورت خواہش و منکرات اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کام اس لئے کرے تاکہ لوگوں کو خوش کر سکے تو اس سے بڑھ کر جاہل، بے وقوف اور بدبخت کون ہو سکتا ہے۔ آنحضرتؐ کا یہ فرمان کس قدر سچا ہے۔

"النساء ناقصات عقل و دین"

"عورتیں عقل اور دین کے اعتبار سے کم ہوتی ہیں"

عورت کی عقل جس قدر کم ہو گی اسی قدر اظہار حسن و جمال کرے گی اور جس قدر جاہل اور اجڈ ہو گی اسی قدر آرائش و زیبائش کا زیادہ اہتمام کرے گی اور شرم و حیا کو پس پشت پھینک کر جاہلیت اولیٰ کے زمانہ کی عورتوں کی تقلید کرے گی۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى"

"اور جس طرح (پہلے) جاہلیت کے دنوں میں اظہار تجمل کرتی تھیں اس طرح زینت نہ دکھاؤ"

اور یہ مثال کتنی اچھی ہے کہ خالی سر زینت کا محتاج ہے لیکن وہ سر جو علم و دانش

سے مملو ہو وہ زیب و زینت کا محتاج نہیں کیونکہ علم اسے مزین کر دیتا ہے اور یہی زینت سب سے بڑی اور باکمال ہوتی ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ اساتذہ کرام، دانشور، اہل علم چھوٹا موٹا اور کشادہ لباس پہنتے ہیں اور اپنی ظاہری آرائش و زیبائش کا کوئی انتظام نہیں کرتے۔ کیونکہ جب انسان اپنی عقل کے لئے اہتمام کرتا ہے تو جسم کو مہمل چھوڑ دیتا ہے۔ انسان وہ ہے جس کا قلب سلیم اور زباں راست بیاں ہو نہ کہ وہ ظاہری زیب و زینت کو ہی سب کچھ سمجھے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

اقبل علی النفس و استکمل فضائلها

فانت بالنفس لا بالجسم انسان

"اپنے نفس کا خیال رکھو اور اس کے فضائل کی تکمیل کا اہتمام کرو کیونکہ تم جسم کے ساتھ نہیں بلکہ نفس کے ساتھ انسان ہو"

اس قسم کے چھچھورے پن کا مظاہرہ کرنے والی عورتوں پر یہ بات شاق گزرتی ہے کہ وہ اپنے مصنوعی حسن و جمال کو چھپا کر رکھیں اور اگر اپنے حسن کے ساتھ لوگوں کو فتنے میں مبتلا نہ کر سکیں تو انہیں بڑا دکھ ہوتا ہے اور ہر وقت اس بات کی منتظر رہتی ہیں کہ کوئی بے وقوف ان کے حسن کی تعریف کرے۔ لیکن اس کا کیا کیا جائے کہ بے وقوف نفس کی پجاری ہو گئی ہیں آہ! سچ فرمایا ہے اللہ رب العزت نے

"ومن اضل ممن اتبع هوه بغير هدى من الله ان الله لا يهدى القوم الظلمين"

"اور اس سے زیادہ کون گمراہ ہو گا جو خدا کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہش کے پیچھے چلے۔ بے شک خدا ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا"

پس افسوس اس صاحب علم لیکن جاہل عورت پر جو اپنی خواہشات نفس کے ترک کی طاقت نہیں رکھتی اور اپنے آقا و مولا اور جل جلالہ کی نافرمانی کو معمولی سمجھتی ہے۔ اللہ کے احکام اور اس کی آیات کو سنتی ہے لیکن پھر تکبر اور اعراض کرتے ہوئے اظہار و زینت پر اصرار کرتی ہے۔ گویا اس نے اللہ تعالیٰ کے فرمان کو سنا ہی نہیں جیسے رب العالمین نے

فرمایا۔

ویل لکل افاک اثیمO یسمع ایت اللہ تتلی علیہ ثم یصر مستکبرا کان لم یسمعھا فبشرہ بعذاب الیمO

"ہر جھوٹے گنہگار پر افسوس ہے کہ خدا کی آیتیں اس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کو سن تو لیتا ہے۔ (مگر) پھر غرور سے ضد کرتا ہے کہ گویا ان کو سنا ہی نہیں۔ سو ایسے شخص کو درد دینے والے عذاب کی خوشخبری سنا دو"

کیا اس غافل نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ اللہ جل جلالہ نے اسے اختیار دے دیئے کہ اس کی شریعت میں سے جسے چاہے نہ مانے شاید یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعض احکام کو تسلیم کرتی ہیں اور بعض کو پس پشت ڈال دیتی ہیں۔ انہیں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

افتومنون ببعض الکتب و تکفرون ببعض فما جزاء من یفعل ذلک منکم الاخزی فی الحیوۃ الدنیا و یوم القیمۃ یردون الی اشد العذابO

"(یہ) کیا (بات ہے کہ) تم کتاب اللہ کے بعض احکام کو تو مانتے ہو اور بعض سے انکار کئے دیتے ہو۔ جو تم میں سے ایسی حرکت کرے اس کی سزا اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ دنیا کی زندگی میں تو رسوائی ہو اور قیامت کے دن سخت سے سخت عذاب میں ڈال دیئے جائیں اور جو کام تم کرتے ہو خدا ان سے غافل نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی شریعت کو لوگوں کی خواہشات اور مزاج کے مطابق نہیں بنایا بلکہ فرمایا ہے کہ

"ولو اتبع الحق اھواء ھم لفسدت السموت والارض و من فیھن"

"اور اگر (خدائے) برحق ان کی خواہشوں پر چلے تو آسمان اور زمین اور جو ان میں ہے سب درہم برہم ہو جائے"

اظہار حسن و جمال ایک ایسی خواہش ہے جس نے نفسوں پر تسلط جمالیا ہے۔ دلوں کو اپنا غلام بنالیا ہے اور عورتوں مردوں کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے۔ یہ ایک ایسی خواہش ہے جس کے سامنے ذلت و خواری کے ساتھ اہل علم جھکے تھے اور دیندار لوگ بھی اسی طرح اس کا شکار ہو رہے ہیں۔ الغرض تمام لوگ بغیر کسی تردد' جھجک یا تامل کے اس کے مطیع فرمان ہو گئے ہیں۔ بلکہ سچ پوچھے تو انبساط و انشراح قلب و صدر در لذت و خواہش پرستی کے ساتھ اس کی زلف کے اسیر ہوئے بیٹھے ہیں۔ اس کے فتنے نے انہیں مخمور کر دیا ہے۔ اس فتنہ نے ان کی عقلوں کو ماؤف کر دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ ان چیزوں سے چشم پوشی کر کے انہیں جائز سمجھ رہے ہیں یا پھر جواز کے لئے کئی عذر پیش کرنے لگ جاتے ہیں۔ مثلاً (۱) کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ تہذیب و ترقی کی علامت ہے۔ (۲) کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ اپنے جیسی دوسری عورتوں کے خلاف طرز عمل اختیار کر کے مذاق اور تنقید کا نشانہ نہیں بننا چاہتی۔ (۳) بعض عورتیں یہ عذر پیش کرتی ہیں کہ وہ تو اظہار حسن و جمال اپنے خاوندوں کی اطاعت کے لئے کرتی ہیں اور ان کی رضا مقصود ہے اور یہ کہ وہ اسے چھوڑ کر کسی اور کی طرف مائل نہ ہو جائے۔ (۴) کچھ عورتیں یہ بھی دعویٰ کرنے لگ جاتی ہیں۔ کہ ابھی ان کی عمر کم ہے اور پردے کے احکام ان پر عائد نہیں۔ (۵) بعض کو یہ کہتے سنا ہے کہ تو بڑھیا ہے اس کی طرف کون التفات کرے گا۔ (۶) کچھ عورتیں یہ بھی کہتی ہیں کہ ان کی شکل و صورت اچھی نہیں اور اس لئے میک اپ کرتی ہیں کہ لوگ ان سے نفرت ہی نہ کرنے لگ جائیں۔ الغرض ہر ایک نے اس طرح کہ حیلے بہانے تراش کر اپنے نفس کو دھوکے میں مبتلا کر رکھا ہے۔ گناہوں سے غفلت برتی جا رہی ہے اور جانتے بوجھتے محض اپنے نفسوں کی خواہش کے لئے اللہ کی نافرمانی پر اصرار کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اس وعید کو بھی ہمیشہ ہیشہ کے لئے یاد رکھنا چاہیے کہ

و من اظلم ممن ذکر بایت ربه ثم اعرض عنها انا من المجرمین منتقمون○

"اور اس شخص سے بڑھ کر اور ظالم کون ہے جس کو اس کے پروردگار کی آیتوں سے نصیحت کی جائے تو وہ منہ پھیرے ہم گنہگاروں سے ضرور بدلہ لینے والے ہیں"